Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : P.G.
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 2nd Sem, Paper VI, Group A
7. Title/Heading of e-content : WEER GATHA KAL
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

04.07.2020

REDMI NOTE 7 PRO
AI DUAL CAMERA
2020/7

04.07.2020

M.A. IInd Sem
Paper: VI
Group: A

ویر گاتھا کال

ویر گاتھا کال سے مراد بہادروں کا زمانہ ہے۔ ہندی شاعری کے اس دور میں درباری شعراء بہادروں کی داستانیں سناتے تھے اور راجہ مہاراجاؤں کی بہادری کے متعلق نظمیں گاتے تھے۔ ان داستانوں میں رزمیہ قصے جنگ و جدال کے واقعات اور جنگی فتوحات کا ذکر بہت مبالغے کے ساتھ کرتے تھے۔ ہندی شاعری کے اس ابتدائی دور میں ویر گاتھائیں کثرت سے لکھی گئیں۔ بھانڈوں اور درباریوں کو یہ رزمیے خوب یاد رہتے۔ وہ اسے کثرت سے گاتے اور انعام پاتے۔

ویر گاتھا کال کے بھانڈوں اور درباری شاعروں کی تصانیف ڈنگل میں ہیں۔ ڈنگل ناگر اپ بھرنش کی اس شاخ کا نام ہے جو خاص طور پر راجپوتانے میں مروج رہا ہے۔ یہ زبان اس قدر شائستہ، لطیف اور نکھری ہوئی نہیں ہے جتنی کہ اس کی بہن پنگل —— جو دہلی اور اس کے مشرقی گرد و نواح میں رائج تھی۔ اس میں شک نہیں کہ اپنی بلند آہنگی کی بناء پر ڈنگل ہی رجزیہ مضامین اور میدانِ جنگ کی عکاسی کے لئے زیادہ مناسب تھی

ویر گاتھا کال کی تصانیف کا مرکز زیادہ تر راجپوتانہ رہا ہے۔ یہ راجپوتانے جنگ کے راجپوتی شان اور رعب و دبدبے کے لئے مشہور ہیں۔ سیاسی اور تہذیبی انتشار کے اس دور کی تصویر کشی بھی ہندی ادب نے کامیابی کے ساتھ کی ہے۔

جس طرح مغرب میں رزمیہ شاعری جنگ اور رومان کو ساتھ لے کر آگے بڑھی اسی طرح ویر گاتھاؤں میں بھی رزم اور رومان کا سنگم دکھائی دیتا ہے۔ جس طرح مغربی EPIC میں شاہزادہ کسی مقابل بادشاہ کی بیٹی کے حسن و جمال کا قصہ سن کر اسے حاصل کرنے کے لئے فوج کشی کرتا ہے اور اسے حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی جنگ کا کوئی نہ کوئی رومانی سبب تلاش کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً شہاب الدین غوری اور [illegible] کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ ایک خوبصورت کنیز شہاب الدین غوری کی

REDMI NOTE 7 PRO
AI DUAL CAMERA 2020/7/4 11:

کے محل سے بھاگ کر پرتھوی راج کی پناہ میں آگئی تھی۔ اس طرح ہمیر دیو
اور علاؤالدین کی جنگ میں بھی اسی طرح کی توجیہہ بیان کی گئی ہے۔ اس
طرح کی زیادہ تر داستانیں فرضی ہیں اور تاریخی واقعات سے ان کا کوئی
سروکار نہیں۔

ویرگاتھاؤں کو ہم رزمیہ نظمیں قرار دے سکتے ہیں جو بہادروں
کی ہمت بڑھانے اور لڑنے والوں کی حوصلہ افزائی کے لئے لکھی گئی ہیں۔
ان نظموں کی دو قسمیں ہیں۔ ایک طویل داستانوں کی شکل میں اور
دوسری ویرگیتوں کی شکل میں۔ پہلی شکل کی سب سے اہم مثال
"پرتھوی راج راسو" ہے اور دوسری کی مثال "بیسل دیو
راسو" اور "آلہا" ہیں، جو کئی سو سالوں سے راجستھان اور
یو۔پی کے گاؤں گاؤں میں برابر گائی جاتی ہیں۔

ویرگاتھاؤں اور رزم ناموں کی نشوونما درباروں کی سرپرستی
میں ہوئی۔ ان کا مقصد راجاؤں اور بہادروں کو خوش کرنا تھا۔ ان
میں ایسے راجاؤں کی بہادری کی نظمیں بھی ہیں جنہوں نے ساری زندگی
تلوار کو ہاتھ سے چھوا تک نہیں۔ رزمیہ نظموں میں حب الوطنی کے
پرخلوص جذبات بھی ملتے ہیں کیونکہ بعض رزمیہ شعراء صرف
مدح سرا ہی نہیں تھے بلکہ وقت پڑنے پر میدانِ جنگ میں شامل
ہونے کا حوصلہ بھی رکھتے تھے اس لئے انہوں نے رزم کا بیان اور
میدانِ جنگ کا نقشہ اس قدر سچائی اور جوش کے ساتھ کھینچا ہے
کہ یہ ہندی ادب میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ ان رزمیہ نظموں
میں کچھ کمزوریاں بھی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ان میں زندگی کا تنوع اور
وسعت کا فقدان ہے۔ یہ خود کو ہی ایک پہلو تک محدود رکھتی
ہیں اور کبھی کبھی اس کی یکسانیت قاری کو اکتا دیتی ہے۔
دوسرے ہندی ادب کی آزادی اور سربلندی کو نقصان پہنچا۔ اگر
شعرا اور فنکار ادب کا رشتہ دربار سے توڑ کر جمہور سے جوڑ
نہ دیتے تو شاید یہ روایت جلد ختم نہ ہوتی اور اس کے علاوہ

ان نظموں میں تاریخی صداقت بھی نہیں ہے۔ اس میں اکثر تاریخی واقعات بالکل غلط لکھ گئے ہیں یا ان کو بری طرح توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ کافی جگہوں پر ادبی انداز بیان بھی نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ الحاقی قصے اس قدر زیادہ ہیں کہ ان رزمیوں کو کسی ایک عہد کی ادبی تخلیق کہنا ناممکن ہے۔

ویرگاتھا کال میں آچاریہ رام چندر شکل جی کو بارہ ۱۲ کتابیں دستیاب ہوئیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) وجے پال راسو (۲) کھمان راسو (۳) ویسل دیو راسو (۴) پرمال راسو (۵) کیرتی پتاکا (۶) جے چندر پرکاش (۷) جے مینک جے چندریکا (۸) ودیا پتی پداولی (۹) پرتھوی راج راسو (۱۰) ونش بھاسکر (۱۱) کیرتی... (۱۲) خسرو کی پہیلیاں۔

ویرگاتھا کی پہلی شکل یعنی مربوط داستانوں میں کھمان راسو اور پرتھوی راج راسو قابل ذکر ہیں۔ مختصر یہ کہ ویرگاتھا کال ہندی لسانی اور ادب دونوں کے اعتبار سے ایک اہم عہد ہے۔ اور اس دور کے کارناموں کا مطالعہ کیا جانا چاہئے۔

— × —

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad

Course: M.A. 2nd Sem, Paper 6th, Group A

Title/Heading of E-content: WEER GATHA KAL

WhatsApp No. 9431632576